سوال

(323) نماز جمعہ کا وقت کب تک رہتا ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وقت نماز جمعہ کا نزدیک اہل حدیث کے کب تک رہتا ہے ۔ اور جمعہ کی نماز میں خطبہ کس قدر اور نماز کس قدر چاہیے ۔ اور ایک شخص نے بارہ بجے سے خطبہ شروع کیا اور دو بجے خطبہ ختم کیا ۔ اور کل بارہ منٹ میں نماز و دعا کو ختم کیا یہ موافق سنت کے ہوا یا خلاف ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وقت نماز جمعہ بعینہ وقت ظہر ہے پس جب تک وقت ظہر کا باقی رہتا ہے اسی وقت تک جمعہ کا وقت بھی باقی رہتا ہے ۔ چنانچہ فتح القدیر میں ہے ۔

ان مالکا یقول ببقاء وقتھا إلی الغروب قال ویجاب بان شرعیۃ الجمعۃ مقام الظھر علی خلاف القیاس لأنہ سقوط اربع برکعتین فتراعی الخصوصیات التی ورد الشرع بھا اہ

اور امام شوکانی دربہیہ میں فرماتے ہیں ۔

ووقتھا وقت الظھر لکونھا بدلا عنہ

پس ثابت ہوا کہ سوائے سایہ اصلی کے ایک مثل تک نماز جمعہ کا وقت رہتا ہے ۔ اور نماز جمعہ کا لمبا کرنا اور خطبہ کا مختصر ہونا حدیث مرفوع صحیح سے ثابت ہے ۔ مسلم شریف میں عمار بن یاسر سے مروی ہے ۔

ان طول صلٰوۃ الرجل وقصر خطبۃ مئنۃ من فقھہ فاطیلوا الصلوۃ واقصروا الخطبۃ الحدیث

پس ثابت ہوا کہ صورت مذکورہ فی السوال بالکل مخالف حدیث ومناقض سنت سنیہ ہے ۔ فالحذر الحذر ۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ ص ۳۲۶)

نماز جمعہ کا وقت زوال کے بعد ہے :

امام بخاری در صحیح نوشتہ باب وقت الجمعۃ اذا زالت الشمس و دریں باب حدیث انس بن مالک آوردہ (۱)

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الجمعۃ حین تمیل الشمس

علامہ سندھی در حاشیہ بخاری نوشتہ وصیغۃ المضارع تدل علی الاعتیاد والاستمرار بعد کان ولھذا حافظ ابن حجر در فتح الباری زیر حدیث مذکور نوشتہ فیہ اشعار بمواظبۃ صلی اللہ علیہ وسلم علی صلوۃ الجمعۃ اذا زالت الشمس و مؤدا ایں معنی ست حدیث جابر

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا زالت الشمس صلى الجمعة رواه الطبراني قال الحافظ ابن حجر في التلخيص اسناده حسن

یعنی خواندن صلوۃ جمعہ نبویہ مشروط بود بزوال شمس

وعن سلمة بن الاكوع رضي الله عنه قال كنا نجمع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زالت الشمس رواه البخاري ومسلم

وعن انس بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اشتد البرد بكر بالصلوة واذا اشتد الحر ابرد بالصلوة يعني الجمعة رواه البخاري

وعن عائشة قال كان الناس مهنة انفسهم وكانوا اذا راحوا الى الجمعة راحوا في هيئتهم فقيل لهم لو اغتسلتم رواه البخاري

ورواح نزد اہل لغت ذہاب بعد از زوال ست

واخرج مالك في الموطا عن مالك بن ابي عامر قال كنت ارى طنفسة لعقيل بن ابي طالب تطرح يوم الجمعة الى جدار المسجد الغربي فاذا غشيها ظل الجدار خرج عمر قال الحافظ ابن حجر اسناده صحيح و اخرج ابن ابي شيبة من طريق سويد بن غفلة انه صلى مع ابي بكر وعمر حين زالت الشمس قال الحافظ ابن حجر اسناده قوي وفي حديث السقيفة البخاري عن ابن عباس فلما كان يوم الجمعة وزالت الشمس خرج عمر فجلس على المنبر واخرج ابن ابي شيبة من طريق ابي اسحاق انه صلى خلف علي الجمعة بعد ما زالت الشمس قال الحافظ ابن حجر اسناده صحيح واخرج ايضا من طريق ابي زرين قال كنا نصلي مع علي الجمعة فاحيانا تجد فيئا واحيانا لا نجد

ومراد از فئی سایہ است کہ استظلال میکروند بآں نہ نفی اصل ظل چنانچہ درروایتے از بخاری است وليس للحيطان ظل نستظل به ودرروایتے از مسلم است

وما نجد فيئا نستظل به واخرج ابن ابي شيبة باسناد صحيح عن سماك بن حرب قال كان النعمان بن بشير يصلي بنا الجمعة بعد ما تزول الشمس واخرج ايضا ابن ابي شيبه من طريق اوليد بن العيزار قال ما رايت اماما كان احسن صلوة للجمعة من عمرو بن حريث فكان يصليها اذا زالت الشمس قال الحافظ ابن حجر اسناده صحيح))

غرض کہ احادیث صحیحہ وآثار صحابہ از خلفاء راشدین وغیر ہم بریں اند کہ صلوۃ جمعہ بعد از زوال ست وروایاتے کہ برخلاف ایں وارد اند ہمہ ضعاف یا محتمل اند کہ مقابلہ محکمات نمی توانند چنانچہ تفصیل ضعف آں دراولہ مجوزین ذکر خواہم نمود۔ (فتاویٰ غزنویہ ص ۵۳)

(۱) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ باب ہے اس بیان میں کہ وقت جمعہ کا سورج ڈھلنے کے بعد ہے اور اس باب میں حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی لائے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ جمعہ کی نماز سورج ڈھلنے کے بعد پڑھتے تھے علامہ سندھی نے بخاری شریف کے حاشیہ میںلکھا ہے کہ صیغہ مضارع کا جب کان کے بعد ہو تو اس کام کی عادت اور ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لیے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کی نماز ہمیشہ سورج ڈھلنے کے بعد پڑھنا معلوم ہوتا ہے اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو طبرانی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سورج ڈھلنے کے بعد پڑھتے تھے بھی اس مضمون کی تائید کرتی ہے حافظ ابن حجر نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد حسن ہے۔ مطلب اور مراد اس عبارت مذکورہ بالا سے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جمعہ پڑھنا سورج ڈھلنے کے ساتھ مشروط تھا (یعنی بغیر سورج ڈھلنے کے جمعہ نہ پڑھتے) بخاری اور مسلم میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورج ڈھلنے کے بعد جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔ اور بخاری شریف میں ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سخت سردیوں میں اول وقت میں پڑھتے تھے۔ اور سخت گرمیوں میں ٹھنڈی کرتے اور عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مزدوری کیا کرتے تھے اور جب جمعہ کی نماز پڑھنے جاتے تو اسی حالت میں (گردوغبار میں لبڑے ہوئے) چلے جاتے (اس لیے) ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نہا لیا کرو (تو تمہارے لیے بہت اچھا ہو) اور رواح لغت میں زوال کے بعد جانے کو کہتے ہیں۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں مالک بن ابی عامر سے روایت کی ہے کہ میں دیکھتا تھا کہ عقیل بن ابی طالب کا مصلیٰ جمعہ کے دن غربی دیوار کے ساتھ بچھایا جاتا تھا جب اس دیوار کا سایہ مصلیٰ کو ڈھانک لیتا (یعنی اتنا قدر سایہ لمبا ہو جاتا) تو اس وقت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز کے لیے نکلتے۔ حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ نے سوید بن غفلہ سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سورج ڈھلنے کے بعد جمعہ کی نماز پڑھی۔ حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی سند کو قوی کہا ہے۔ اور بخاری شریف کی حدیث میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا اور سورج ڈھل جاتا تو اُس وقت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے اور ابن ابی شیبہ نے ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ اُس نے علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمعہ کی نماز سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی۔ حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے اور ابن ابی شیبہ نے رزین سے روایت کی ہے کہ اُس نے کہا ہم علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔ تو کبھی سایہ پاتے کبھی نہ پاتے اور مراد اس سایہ سے وہ سایہ ہے جس سے وہ اپنے آپ کو سایہ کرتے (یعنی بہت سایہ نہ ہوتا تھا کہ جس سے ہم سایہ کریں) مطلق سایہ کی نفی نہیں ہے۔ چنانچہ بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ دیواروں کا اس قدر سایہ نہ ہوتا کہ ہم اس کے ساتھ سایہ کریں۔ اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ہم اس قدر سایہ نہ پاتے کہ جس

سے ہم سایہ کریں۔ اور ابن ابی شیبہ نے صحیح سند کے ساتھ سماک بن حرب سے روایت کی ہے کہ نعمان بن بشیر سورج ڈھلنے کے بعد ہم کو جمعہ کی نماز پڑھاتے تھے اور ابن ابی شیبہ نے ولید بن عیزار سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا میں نے عمرو بن خریث سے بڑھ کر کوئی امام جمعہ کی نماز اچھی طرح پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور عمرو بن حریث جمعہ کی نماز سورج ڈھلنے کے بعد پڑھتے تھے حافظ ابن حجر نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے غرض یہ کہ صحیح حدیثیں اور چاروں خلیفوں اور ماسواء ان کے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اسی پر ہیں کہ جمعہ کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ہے اور جو روایتیں اس مضمون کے برخلاف آئی ہیں وہ سب کی سب ضعیف یا محتمل ہیں جو صحیح روایتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے ضعف کی تفصیل جمعہ کی نماز کو زوال سے پہلے جائز جاننے والوں کی دلیلوں کے باب میں بیان کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

قبل زوال جمعہ پڑھنے والوں کے دلائل :

(ا) عن جابر بن عبداللہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الجمعۃ ثم نذھب الی جمالنا فنریحھا زاد عبداللہ فی حدیثہ حین تزول الشمس رواہ مسلم

احتمال وارد کہ حین ظرف نرح باشد وایں احتمال نریح باشد وایں احتمال مؤید قول مجوزین جمعہ قبل از زوال ست و احتمال وارد کہ ظرف یصلی باشد و ایں موافق قول جمہور ست و مطابق احادیث صحیحہ واحتمال راجح واحتمال اول مرجوح مخالف احادیث صحیحہ

وعن سہل قال ماکنا نقیل وال نتغذی الابعد الجمعۃ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم

یعنی قیلولہ و غدا بعد از جمعہ بودو بودن جمعہ قبل از قیلولہ و غداد لیل بین ست بر بودن جمعہ قبل از زوال این ست آنچہ میگویند دریں حدیث مگر جمہور میگویند کہ مقصود حدیث این ست کہ صحابہ کرام برائے تحصیل اجر جزیل قبل از خوردن غداو کردن قیلولہ بروز جمعہ بمسجد میرفتند و منتظر جمعہ مشغول بذکر و دعا و صلوۃ می بودند نماز جمعہ بعد از زوال خواندہ من بعد غدا و قیلولہ فا ستین می نمودند ومافات از وقت اگرچہ در غیر وقت کردہ شود تسمیۂ آن بہان اسم در ہر لغت جاری وساری ست۔

وعن عبداللہ بن سیدان السلمی رضی اللہ عنہ قال شہدت الجمعۃ مع ابی بکر فکانت خطبۃ وصلاتہ قبل نصف النہار ثم شہدتہا مع عمر فکانت صلاتہ وخطبۃ الی ان اقول انتصف النہار وشہدتہا مع عثمان فکانت صلاتہ وخطبۃ الی ان اقول زال النہار فمارأیت احدا عاب ذالک ولا انکرہ رواہ الدارقطنی والامام احمد فی روایۃ بنہ عبداللہ قال النوی فی الخلاصۃ اتفقوا علی ضعف ابن سیدان وقال البخاری لایتابع علی حدیثہ وقال ابن عدی یشبہ المجہول کذافی النیل وقال اللالکائی مجہول لاحجۃ فیہ قالہ الذہبی فی المیزان واخرج بن ابی شیبۃ من طریق عبداللہ بن سلمۃ قال صلی بنا عبد اللہ یعنی ابن مسعود الجمعۃ ضحی وقال خشیت علیکم الحر قال شعبۃ عن عمرو بن مرۃ سمعت عبداللہ بن سلمۃ یحدثنا وانا لنعرف وننکر وکان قد کبر وقال البخاری لایتابع علی حدیثہ وقال ابوحاتم والنسائی یعرف وینکر کذافی المیزان للذہبی وقال الحافظ فی التقریب صدوق تغیر حفظہ واخرج ابن ابی شیبۃ من طریق سعید بن سوید قال صلی بنا معاویۃ الجمعۃ ضحی وسعید بن سوید ذکرہ ابن عدی فی الضعفاء قال البخاری لایتابع فی حدیثہ

وانچہ بصیغہ تمریض از جابر وسعید امام احمد بروایت پسر او عبداللہ دریں باب روایت نمودہ پس تعلیق ست و تعلقات غیر بخاری نزد اہل حدیث قابل احتجاج ولائق استناد نیستند۔ (فتاویٰ غزنویہ ص۵۵)

(ا) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز پڑھتے تھے پھر ہم اپنے اونٹوں کو پچھلے پر چرانے کو لے جاتے تھے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حدیث میں یہ لفظ زیادہ کیا ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا۔ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔ سو اس جگہ ایک احتمال یہ ہے کہ لفظ حین فعل نریح کا ظرف ہو (یعنی ہم اپنے اونٹوں کو سورج ڈھلنے کے وقت چرانے کے لیے لے جاتے تھے تو معلوم ہوا کہ نماز جمعہ سورج ڈھلنے سے پہلے پڑھتے تھے) یہ احتمال نماز جمعہ زوال سے پہلے پڑھنے کو جائز جاننے والوں کے قول کا مؤید ہے۔ اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ (لفظ حین) فعل یصلی کا ظرف یعنی مفعول فیہ ہو (تو معنی یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سورج ڈھلنے کے بعد پڑھتے تھے) اور یہ معنی موافق قول جمہور اور مطابق احادیث صحیحہ کے ہے اور یہی احتمال راجح ہے اور پہلا احتمال مرجوع اور صحیح حدیثوں کے مخالف ہے اور مسلم شریف میں سہل بن صعد سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز جمعہ کے بعد یہی کھانا کھاتے اور بعد ہی قیلولہ کرتے تھے قیلولہ کرنا اور کھانا کھانا نماز جمعہ پڑھنے کے بعد میں ہوتا تھا اور نماز جمعہ کو قیلولہ اور کھانا کھانے سے پہلے پڑھنا نماز جمعہ زوال سے پہلے پڑھنے پر صاف کھلی دلیل ہے (جمعہ کی نماز زوال سے پہلے پڑھنے والے اس حدیث کا یہی معنی کرتے ہیں مگر جمہور (رحمہم اللہ) یہ کہتے ہیں کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بہت سا ثواب حاصل کرنے کی غرض سے جمعہ کے دن کھانا کھانے اور قیلولہ کرنے سے پہلے ہی مسجد میں تشریف لے جاتے اور نماز جمعہ کے انتظار میں ذکر اور دعا اور نماز میں مشغول رہتے۔ جمعہ کی نماز زوال کے بعد پڑھ کر کھانا اور قیلولہ جو رہ گئے تھے پیچھے ادا کرتے اور جو چیز اپنے وقت پر ادا نہ وہ سکے وہ اگرچہ اپنے غیر وقت میں ادا کی جائے اس کا اپنے پہلے نام سے نامزد ہونا ہر زبان میں مستعمل ہے اور عبداللہ بن سیدان سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تھی تو آپ کا خطبہ اور نماز دن ڈھلے سے پہلے ہوتے تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی تو آپ کا خطبہ اور

نماز بھی دن ڈھلے سے پہلے ہوتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی پڑھی تو آپ کا خطبہ اور نماز بھی زوال سے پہلے ہوتے تھے پس میں نے کسی ایک کو اس بات پر عیب لگاتے اور انکار کرتے نہیں دیکھا روایت کیا اس حدیث کو دار قطنی نے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں جس کا راوی اس کا بیٹا عبد اللہ ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے خلاصہ میں کہا ہے کہ ابن سیدان کے ضعیف ہونے پر علماء نے اتفاق کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس کی حدیث کی کسی نے متابعت نہں کی۔ اور ابن عدی نے کہا کہ یہ مجہول ہے۔ نیل الاوطار میں بھی اسی طرح ہے اور ذہبی نے میزان میں کہا ہے کہ لالکائی نے اس کو بالکل مجہول کہا ہے اور کہا کہ یہ حجت پکڑنے کے لائق نہیں ہے۔ اور ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے ہم کو جمعہ کی نماز چاشت کے وقت پڑھائی۔ اور کہا کہ میں تم پر گرمی کا خوف رکھتا ہوں۔ شعبہ نے عمرو بن مرہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سلمہ ہم کو حدیث سنایا کرتا تھا اور ہم اس کی بعض حدیثیں مان لیتے اور بعض سے اعراض کرتے اس لیے کہ وہ بڈھا ہو گیا تھا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس کی حدیث کی کسی نے متابعت نہیں کی۔ اور ابو حاتم اور نسائی نے کہا کہ اس کی بعض حدیثیں مانی جاویں اور بعض نہ مانی جاویں ذہبی کی میزان میں بھی اسی طرح ہے اور حافظ ابن حجر نے تقریب میں کہا ہے کہ یہ سچا تو ہے مگر اس کے حافظہ میں خلل آگیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے سوید سے روایت کی ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہم کو جمعہ کی نماز چاشت کے وقت پڑھائی اور سعید بن سوید (راوی) کو ابن عدی نے ضعیفوں میں بیان کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس کی حدیث کی کسی نے متابعت نہیں کی اور وہ جو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں جس کا راوی اس کا بیٹا عبد اللہ ہے اور سعید رضی اللہ عنہ سے مجہول طور پر روایت کی ہے وہ تعلیق ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیقات کے سوا جتنی تعلیقات ہیں وہ اہل حدیث کے نزدیک دلیل پکڑنے کے لائق نہیں ہیں۔

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 149-154